فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 22)

نظر کی کمزوری کے اسباب مع عِلاج

مطالعہ کرنے کا غلط انداز

نظر کی کمزوری کے رُوحانی علاج

اپنی آنکھوں کا غلط استعمال

نظر کی کمزوری کے طِبّی علاج

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی
حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
کے مدنی مذاکرہ نمبر 10 اور 11 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے
"فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم وحکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۲۴ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۸ھ / 17 اگست 2017ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نظر کی کمزوری کے اَسباب مَع عِلاج

(مَع دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: فرض حج کرو بے شک اِس کا اَجر 20 غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

نظر کی کمزوری کے اَسباب مَع عِلاج

سُوال: نظر کی کمزوری کے اَسباب مع عِلاج بیان فرما دیجیے۔

جواب: فی زمانہ نظر کی کمزوری کی شکایت بہت زیادہ ہے جس کی بنیادی وجہ اس کے اَسباب کی زیادتی ہے لہٰذا نظر کی کمزوری کے عِلاج سے پہلے اس کے اَسباب تلاش کرکے انہیں دُور کرنا اس مَرض کے عِلاج سے کہیں زیادہ ضَروری ہے۔

---

1 ...... فردوسُ الاخبار، بابُ الحاء، ۱/ ۳۳۹، حدیث: ۲۴۸۴ دار الفکر بیروت

نظر کی کمزوری کے اَسباب میں سے چند اَسباب مَعَ عِلاج پیشِ خدمت ہیں:

مُطَالَعہ کرنے کا غَلَط اَنداز

نظر کی کمزوری کا ایک سبب مُطَالَعہ کرنے کا غَلَط اَنداز ہے مثلاً پیدل چلتے، گاڑی میں سفر کرتے اور لیٹے لیٹے مُطَالَعہ کرنا۔ یوں ہی دَورانِ مُطَالَعہ کافی دیر تک کتاب وغیرہ میں نظر جمائے رکھنے سے بھی آنکھوں پر بوجھ پڑتا اور نظر کمزور ہوتی ہے لہٰذا مُطَالعے کے دَوران وقفے وقفے سے آنکھوں کو کتاب سے ہٹا کر اِدھر اُدھر حَرَکت دی جائے۔ جس طرح دِیگر اَعضاء (ہاتھ پاؤں وغیرہ) تھک جاتے ہیں اور ہم انہیں حَرَکت (Movement) دے کر یا وَرزش وغیرہ کے ذَریعے باہم آرام پہنچاتے ہیں یہی مُعَامَلہ آنکھوں کا بھی ہے۔ اَعضاء کو حَرَکت دینا ایک فِطری نِظام ہے یہی وجہ ہے کہ چھوٹے بچے اکثر کُودتے اور پُھدَکتے رہتے ہیں، انہیں لاکھ ڈانٹتے رہیں مگر وہ چین سے نہیں بیٹھتے اور یہ حَرَکت (Movement) ان کے لیے ضَروری ہے کیونکہ اگر وہ بِلاحِس و حَرَکت ایک ہی جگہ بیٹھے رہیں تو ان کی ہڈیوں کے نازک جوڑ سب جامِد (Seal) ہو کر ہاتھ پاؤں بیکار ہو جائیں لہٰذا انہیں اُچھل کود سے روکنا نقصان دِہ اور نِظامِ فِطرت کے خِلاف ہے۔ یوں ہی بعض جانوروں مثلاً بکری کے بچوں کو بہت زیادہ حَرَکت کی ضَرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی پُھدَکنے اور چوکڑیاں بھرنے لگتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی اس

قُدرتی نِظام کو بَرقرار رکھتے ہوئے آنکھوں اور دِیگر اَعضاء کو حَرکت دیتے رہنا چاہیے، اس کے لیے پیدل چلنا بے حد مُفید ہے۔

کم یا ضَرورت سے زیادہ تیز روشنی میں مُطالعہ کرنا

نظر کی کمزوری کا ایک سبب کم یا ضَرورت سے زیادہ تیز روشنی یا غَلَط سَمت (Direction) سے آنے والی روشنی میں مُطالعہ کرنا بھی ہے کہ اس سے بینائی متاثر ہوتی ہے لہٰذا مُطالَعہ کرتے وقت اِس بات کا خیال رکھیں کہ روشنی اوپر سے یا اُلٹی طرف (Opposite Side) سے آئے کہ اِس طرح آنکھوں پر زور کم پڑے گا اور انہیں سہولت رہے گی۔ بتی (Light) لگانے کا بھی یہی اُصول ہے کہ چھت میں لگائی جائے کہ اس سے خوب روشنی ہوتی ہے۔ پہلے لوگ لالٹین زَنجیر سے باندھ کر چھت سے نیچے کی طرف لٹکا دیا کرتے تھے اِس طرح کمرے میں چاروں طرف خوب روشنی ہوتی تھی جبکہ آج کل بتیاں (Lights) چھت میں لگانے کے بجائے دیواروں پر لگانے کا رَواج ہے جس سے روشنی کم ہو جاتی ہے کیونکہ دیواریں روشنی جَذب کرتی ہیں۔ یوں ہی آج کل بعض لوگ زیبائش (Decoration) کے لیے بتیوں کے اوپر رَنگین پلاسٹک کَوَر لگا دیتے ہیں اس سے روشنی مزید کم ہو جاتی ہے اور کم روشنی میں مُطالَعہ کرنے سے آنکھوں پر وزن پڑتا ہے اور تھکن ہو جاتی ہے جس کے نتیجے

میں نظر بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔

گرد و غُبار اور گاڑیوں کے دُھوئیں کے مُضِر اَثرات

نظر کی کمزوری کا ایک باعِث گرد و غُبار اور گاڑیوں کا دُھواں بھی ہے، اس کے مُضِر اَثرات سے بچنے کے لیے آنکھوں کو دھوتے رہنا چاہیے اور اس کا بہترین حل وقتاً فوقتاً وُضو کر لینا ہے۔ کسی یورپین ڈاکٹر نے ایک مَقالہ لکھا جس کا نام تھا ”آنکھ، پانی، صحت (Eye , Water , Health)“ اِس مَقالے میں اُس نے اِس بات پر زور دیا کہ ”اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آنکھوں کی ایک ایسی بیماری بھی ہے جس میں آنکھوں کی رَطُوبَتِ اَصلیہ (یعنی اَصلی تَری) کم یا ختم ہو جاتی ہے اور بینائی کمزور ہوتے ہوتے بِالآخر مریض اَندھا ہو جاتا ہے۔ طِبی اُصول کے مُطابِق اگر بھنوؤں کو وَقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اس مَرض سے تَحَفُّظ مل سکتا ہے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس یورپین ڈاکٹر کے بیان کردہ طِبّی اُصول سے ہم مسلمانوں کے مذہب کی سچائی اور عُمدگی مَزید واضح ہوتی ہے کہ ہم روزانہ کئی بار وُضو کی صورت میں اپنی آنکھوں اور دِیگر اَعضاء کے تَحَفُّظ کا سامان کر لیتے ہیں۔

اپنی آنکھوں کا غَلط اِستعمال

نظر کی کمزوری کے اَسباب میں سے ٹی وی، وی سی آر یا کمپیوٹر پر فِلمیں ڈرامے

دیکھنا، بِلاضَرورت اپنی یا کسی اور کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا اور گندگی (پیشاب وغیرہ) دیکھنا بھی ہے۔ان اَسباب سے بچنے کا بہترین حل آنکھوں کا ”قفلِ مدینہ“ لگانا ہے۔

نظر کمزور ہونے کا ظاہری سبب عُمر کی زیادتی

نظر کمزور ہونے کا ایک ظاہری سبب عُمر کی زیادتی ہے۔انسان جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کے اَعضاء کمزور ہو جاتے ہیں۔اَعضاء کی یہ کمزوری دَراصل موت کا پیغام ہے۔سیاہ بالوں کے بعد سفید بال، جسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جُھکاؤ، مَرض، آنکھوں اور کانوں کا تَغَیُّر (یعنی پہلے نظر اچھی ہونا پھر کمزور پڑ جانا اور سننے کی طاقت کی دُرُستی کے بعد بہرے پن کی آمد وغیرہ) بھی موت کے قاصِد (Messengers) ہیں اور پیغام دیتے ہیں کہ زندگی کی مِیعاد ختم ہونے والی ہے۔ایسے کمزور نظر والوں کو بِالْخُصُوص اور بِالْعُمُوم سبھی کو آنکھوں کی روشنی کی فِکر سے کہیں زیادہ قبر میں اور پُل صِراط پر روشنی کے لیے مدنی ذہن بنانے کی ضَرورت ہے اور اس کا بہترین ذَریعہ مدنی اِنعامات پر عمل اور سنتوں کی تربیت کے لیے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔

نظر کی کمزوری کے رُوحانی عِلاج

سُوال: نظر کی کمزوری کے کچھ رُوحانی عِلاج بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: نظر کی کمزوری کا عِلاج کرنے سے پہلے اس عِلاج کی اچھی نیّتوں اور مَقاصِد کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے کہ نظر صحیح ہو گی تو عبادت، تِلاوت، فَرض عُلُوم و دِیگر اسلامی کُتُب کا مُطَالَعہ اور کَسبِ مَعاش (یعنی روزی کمانے) میں مدد ملے گی اور حَسْبِ ضَرورت حلال روزی کمانا تاکہ اپنے والدین کی خِدمت اور اَہل و عیال کی پَرْوَرِش کر کے اپنی شَرعی ذِمّہ داریاں پوری کی جاسکیں تو یقیناً کارِ ثواب ہے۔ نظر کی کمزوری کے 4 رُوحانی عِلاج پیشِ خدمت ہیں:

(۱) نظر کی کمزوری دُور کرنے کا ایک عمل یہ ہے کہ وُضو کے بعد آسمان اور اگر کمرے وغیرہ میں ہوں تو چھت کی طرف مُنہ کر کے سورۃُ القدر پڑھ لیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر کبھی کمزور نہ ہو گی۔ مَسائلُ القرآن میں ہے: جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر ایک مَرتبہ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھ لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بینائی میں کبھی کمی نہیں ہو گی (یعنی نظر کبھی کمزور نہ ہو گی۔)[1]

(۲) پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ ''یَانُوْرُ'' پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دَم کر کے آنکھوں پر پھیر لیجیے۔[2]

(۳) آیتِ مُبارَکہ ﴿فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾﴾ (پ۲۶، قٓ: ۲۲) ترجمۂ کنزُالایمان: ''تو ہم نے تجھ پر سے پَردہ ہٹایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔'' ہر نماز

مدینہ

1. مَسائلُ القرآن، ص۲۹۱ رومی پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور
2. مدنی پنج سُورہ، ص۲۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

کے بعد تین مَرتبہ پڑھ کر اُنگلیوں پر دَم کرکے آنکھوں پر پھیرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَصارَت میں کمی نہ ہوگی بلکہ جس قدر کمی ہو چکی ہوگی وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی۔

(۴)اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: آیۃُ الکُرسی شریف یاد کر لیجئے، ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھئے، نمازِ پنجگانہ کی پابندی رکھئے اور عورتیں کہ جن دِنوں میں اُنہیں نماز کا حکم نہیں (ان دنوں میں انہیں قرآنِ پاک زبانی پڑھنا بھی جائز نہیں) وہ بھی پانچوں وقت آیۃُ الکُرسی اِس نیت سے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی تعریف ہے، نہ اِس نیت سے کہ کلَامُ اللہ (یعنی قرآنِ پاک) ہے پڑھ لیا کریں اور جب اس کلمہ پر پہنچیں ﴿وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا﴾ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں آنکھوں پر رکھ کر اِس کلمہ کو گیارہ بار کہیں پھر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں پر دَم کرکے آنکھوں پر پھیر لیں۔ (پھر فرمایا:) یہ عمل ایسے قَوِیُ التَّاثیر (یعنی زبردست اَثر والے) ہیں کہ اگر صِدْقِ اِعتقاد (یعنی سچا یقین) ہو تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گئی ہوئی آنکھیں (یعنی بینائی) واپس آ جائیں۔[1] یہ تو نظر کی کمزوری دُور کرنے کا رُوحانی عمل تھا اس کے عِلاوہ ہر نماز کے بعد ایک مَرتبہ اور آیۃُ الکُرسی پڑھنے کا معمول بنا لیجیے کہ حدیثِ پاک میں اِس کی بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مدینہ

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷۵ ملتقطاً مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو ہر فرض نماز کے بعد آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھے گا، اُسے موت کے سِوا جنَّت سے کچھ مانع (یعنی رُکاوٹ) نہیں۔(1)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ سعدُ الدِّین تفتازانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”جنَّت میں داخِل ہونے کی شَرائط میں سے موت کے سِوا کچھ باقی نہ رہے گا گویا کہ موت ہی اُسے جنَّت میں داخلے سے روکے ہوئے ہے۔“ امام قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے شرحِ بخاری میں رِوایت نقل فرمائی ہے کہ ”جو ہر نماز کے بعد آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھنے پر ہمیشگی کرے گا اُس کی رُوح اللہ تعالٰی خود قَبض فرمائے گا۔“(2)

نظر کی کمزوری کے طِبّی عِلاج

سُوال: نظر کی کمزوری کے طِبّی عِلاج بھی اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: نظر کی کمزوری کا ایک طِبّی عِلاج یہ ہے کہ روزانہ رات کو سونے سے قبل ”اِثْمِد“ سُرمہ لگائیے کہ یہ نظر کو تیز کرتا ہے جیسا کہ شمائلِ محمدیہ میں ہے کہ

---

1. سننِ کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب آیۃ الکرسی...الخ، ۶/۳۰، حدیث: ۹۹۲۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. فیضُ القدیر، حرف المیم، ۶/۲۵۶، تحت الحدیث: ۸۹۲۶ ملتقطاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

طبیبوں کے طبیب ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اِثْمِد سُرمہ لگایا کرو کہ یہ نظر کو تیز کرتا اور (پلک کے) بال اُگاتا ہے۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک سُرمہ دانی تھی اس میں سے تین تین سَلائیاں روزانہ رات کو دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔(1)

نظر کی کمزوری کا دوسرا طِبّی عِلاج یہ ہے کہ اگر خالِص شہد مُیَسَّر ہو تو سوتے وقت اس کی سَلائی آنکھوں میں لگا لیجیے کہ یہ آنکھوں کے لیے بہت مُفید اور بہترین سُرمہ ہے۔ اس کے اِستعمال سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر کی کمزوری کے عِلاوہ دِیگر اَمراض سے بھی نجات پائیں گے۔(2)

عَجَب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے
جو نَقْشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں (سامانِ بخشش)

فنائے مسجد میں مانگنے والے کو دینا کیسا؟

سُوال: کیا فنائے مسجد میں کسی مانگنے والے کو دینا جائز ہے؟

مدینہ

❶...... شمائلِ محمدیہ، باب ما جاء فی کحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۵۰، حدیث:۴۸ دار احیاء التراث العربی بیروت

❷...... بہت سی بیماریوں کے طِبّی و رُوحانی علاج جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتب ''مدنی پنج سورہ''، ''گھریلو علاج'' اور رِسالے ''وُضو اور سائنس'' کا مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں مفید معلومات حاصل ہوں گی۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: اِس مسئلہ میں مسجد و فنائے مسجد دونوں کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ مسجد میں سُوال کی مُمانعت کی وجہ وہاں شُور و غُل ہے تو فنائے مسجد میں بھی شُور و غُل کی اجازت نہیں۔ مسجد یا فنائے مسجد میں اپنی ذات کے لیے سُوال کرنے کی دو صورتیں ہیں: **پہلی صورت** یہ ہے کہ مانگنے والا مجبور و لاچار نہیں بلکہ پیشہ ور بِھکاری ہے تو اُسے سِرے سے سُوال کرنا ہی حلال نہیں چہ جائیکہ مسجد ہو یا بازار اور ایسے کو اِس کے سُوال پر کچھ دینا بھی ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: قوی (طاقتور) تندرست قابلِ کَسب (کمانے کے لائق) جو بھیک مانگتے پھرتے ہیں ان کو دینا گناہ ہے کہ ان کا بھیک مانگنا حرام ہے اور ان کو دینے میں اس حرام پر مدد، اگر لوگ نہ دیں تو جھک ماریں اور کوئی پیشہ حلال اِختیار کریں۔ دُرِّ مختار میں ہے: یہ حلال نہیں کہ آدمی کسی سے روزی وغیرہ کا سُوال کرے جبکہ اس کے پاس ایک دن کی روزی موجود ہو یا اس میں اس کے کمانے کی طاقت موجود ہو جیسے تندرست کمائی کرنے والا اور اسے دینے والا گنہگار ہوتا ہے اگر اس کے حال کو جانتا ہے کیونکہ حرام پر اس نے اس کی مدد کی۔[1]

دوسری صورت یہ ہے کہ سائل پیشہ ور بِھکاری نہیں بلکہ کوئی محتاج مُسافر ہے

مدینہ

[1] فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۶۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

تو اگر وہ نمازیوں کے آگے سے نہ گُزرے، نہ ہی لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور نہ ہی بار بار سُوال کرے تو اُسے دے سکتے ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: اگر وہ شخص پیشہ ور فقیر ہے تو اُسے دینا، چاہے مسجد میں ہو یا عِلاوہ مسجد، بہر صورت منع ہے اور اگر وہ شخص خَستہ حال مُسافِر ہے کہ وہاں اُس کا کوئی جاننے والا نہیں اور نہ وہ نمازیوں کو پھلانگتا ہے، نہ ہی بار بار سُوال کرتا ہے تو اُسے دینا جائز ہے۔[1]

اِمام صاحب اور کمیٹی کے ساتھ رَوَیَّہ

سُوال: مسجد میں مدنی کام کرنے کے لیے اِمام صاحب اور کمیٹی کے ساتھ کیسا رَوَیَّہ ہونا چاہیے؟

جواب: مسجد میں مدنی کام کرنا ہو یا عَلاقے میں، دِینی کام ہو یا دُنیوی اس میں حِکمتِ عملی اور نرمی اِختیار کرنے والا ضَرور کامیاب ہوتا ہے۔ جس طرح ایک تاجِر گاہک کو اپنا بنانے کے لیے اس کے ساتھ حُسنِ اخلاق اور نرمی سے پیش آکر بِالآخر اُس سے اپنا مقصد حاصل کرلیتا ہے تو اسی طرح دِین کا کام کرنے والوں کو بھی حُسنِ اَخلاق کا پیکر اور نرمی کا خُوگر ہونا چاہیے لہٰذا اِمام صاحب اور کمیٹی کے ساتھ حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ کیجیے، حکمتِ عملی اور نرمی سے پیش آئیے اور ہرگز کسی بھی

1 ...... فضائلِ دُعا، ص۲۷۹ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

مُعاملے میں ان سے نہ اُلجھئے اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ مَساجد میں مدنی کام کرنے میں آسانی ہو گی۔حدیثِ پاک میں ہے:اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ یعنی حکمت مؤمن کا گمشدہ خزانہ ہے۔[1] یاد رہے! اگر کمیٹی میں کوئی فاسِقِ مُعلِن ہو تو اُس کی تعظیم کرنے، اُسے نمایاں جگہ پر بٹھانے، خود اُس کے قدموں میں بیٹھنے اور اُس کی جھوٹی تعریف وغیرہ کرنے کی اِجازت نہیں، جہاں فِتنے کا اَندیشہ ہو وہاں دُور رہنے میں ہی عافیت ہے۔

اگر آپ کی معلومات کے مُطابِق اِمام صاحب کسی مَسئلے میں غَلَطی کر رہے ہوں تو آپ اِبتداءً کسی صحیحُ الْعقیدہ، سُنّی مفتی صاحِب سے وہ مَسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اِمام صاحب دُرُست ہوں اور آپ غَلَطی پر ہوں یا اِمام صاحب خود عالِم ہوں اور وہ اس مسئلے کی دَلیل رکھتے ہوں۔اگر اِمام صاحب ہی غَلَطی پر ہوں تو پھر بھی آپ اچھی طرح غور و فکر کر لیجیے کہ کیا یہ ایسی غَلَطی ہے کہ جس کی اِصلاح شرعاً ضَروری ہے اور یہ بھی دیکھ لیجیے کہ کیا یہ بات آپ اِمام صاحب کو سمجھا پائیں گے؟ اگر سمجھانا ضَروری ہو اور آپ اس کی اِستطاعت بھی رکھتے ہوں تو اب سب کے سامنے ٹوکنے اور سمجھانے کے بجائے حِکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے وہی مَسئلہ کسی مُستنَد کتاب مثلاً ”بہارِ شریعت“ یا ”فتاویٰ

مدینہ

[1]...... جامع صغیر، حرفُ الکاف، ص ۲۰۴، حدیث: ۶۲۹۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

رضویہ“ وغیرہ سے نکال کر امام صاحب کے پاس لے جائیے اور عرض کیجیے: ”حُضُور! یہ مَسئلہ مجھے سمجھا دیجیے“ اور آپ کا اَنداز بھی سیکھنے والا ہو کیونکہ عُلَمائے کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام ہمارے راہ نُما ہیں۔ جب آپ سیکھنے والے انداز میں ان سے عرض کریں گے تو وہ آپ کو مَسئلہ سمجھا دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان کی اپنی تَوَجُّہ بھی اس طرف چلی جائے کہ اس مَسئلے میں تو میں بھی بھُول کر رہا ہوں۔ وہ آپ کو سمجھاتے سمجھاتے خود بھی سمجھ جائیں گے اِس طرح وہ ناراض بھی نہیں ہوں گے اور اُن کی اِصلاح بھی ہو جائے گی۔اِس ضِمن میں حِکمتِ عملی کی بَرکتوں سے مالامال ایک دِلچسپ حِکایت مُلاحظہ کیجیے:

حکمتِ عملی کی بَرکت سے مالامال دِلچسپ حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرماتے ہیں ملکِ شام میں میری مُلاقات اِمام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ہوئی وہ مجھ سے فرمانے لگے: کوفے کے اُس بِدعتی کا کیا حال ہے جس کی کُنْیت ”اَبُو حَنِیفہ“ ہے؟ میں نے اُن کی بات سُنی اور گھر آ گیا اور تین دن مُسلسل امامِ اعظم اَبُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ مَسائل لکھتا رہا، تیسرے دن دوبارہ اِمام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو اُنہوں نے میرے ہاتھ میں وہ صَفحات دیکھے جن پر میں نے مَسائل لکھے ہوئے تھے تو اُنہوں نے مجھ سے وہ صَفحات لیے اور مُطالَعہ فرمانے

لگے، جب اُنہوں نے مُطالَعہ کیا تو اُن میں لکھا تھا کہ یہ مَسائل نُعْمان بن ثابت کی مجلس سے نوٹ کیے گئے ہیں، اِمام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مَسائل پڑھتے گئے اور حیران ہوتے گئے بِالآخر اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ نُعْمان بِن ثابِت کون ہے جس کی مجلس سے یہ مَسائل نوٹ کیے گئے ہیں؟ میں نے کہا: یہ وہی اَبُو حنیفہ نُعْمان بِن ثابِت ہیں جنہیں آپ بِدعتی فرمارہے ہیں! پھر میں نے اِمام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا اب بتایئے کہ اَبُو حَنیفہ نُعْمان بِن ثابِت کیسے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ عِلْم کا سمندر ہیں، میں اُن کی عقل و بصیرت پر رَشک کرتا ہوں اور اپنی سابِقہ اُن تمام باتوں سے رُجُوع کرتا ہوں جو میں نے اُن کے مُتعَلِّق کہیں تھیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق نے کیسی حِکمتِ عملی اَپنائی کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نہ صرف امامِ اعظم اَبُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شانِ عظمت نشان کے مُعْتَرِف ہو گئے بلکہ اپنی سابِقہ تمام باتوں سے رُجُوع کر کے اپنی اِصلاح بھی کر لی۔ آپ بھی اِمام صاحبان اور مَساجد کی کمیٹی کے اَفراد میں کوئی ایسی بات دیکھیں کہ جس کی اِصلاح ضَروری ہو تو حِکمت بھرا اَنداز اِختیار کیجیے تاکہ ان کی

مــــــــــــــــدینہ

1 ...... مناقبِ امام اعظم ابو حنیفة للکردری، الجزء: ١، ص ٣٩ ملتقطاً کوئٹہ

اِصلاح بھی ہو جائے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں کسی قسم کی رُکاوٹ بھی پیدا نہ ہو۔اِس حِکایت سے یہ دَرس ملا کہ کسی مشہور عالِمِ دِین بلکہ عام مُسْلِمِیْن کے بارے میں بھی کسی سُنی سُنائی بات پر یقین کرکے اُن سے بَدْ ظن نہیں ہو جانا چاہیے جب تک اچھی طرح تحقیق نہ کرلی جائے۔ اگر خُدانخواستہ ایسی غَلَطی ہو جائے تو شَرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس سے توبہ کرلینی چاہیے۔

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

غیر مُسلِم کو تَرجَمۂ قرآن دینا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کو مُتَرجَم قرآنِ پاک دینا ہو تو کونسا دیا جائے ؟ نیز غیر مُسلِم کو ترجمۂ قرآن یا ایسے رَسائل جن میں آیاتِ قرآنی ہوں دینا کیسا ہے ؟

جواب: کسی مسلمان کو تَرجمۂ قرآن دینا ہو تو میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ”کنزُالایمان“ دیا جائے کہ یہ اُردو زبان کے تمام تَراجم میں سب سے بہترین اور مُحتاط تَرجمہ ہے۔ رہی بات غیر مُسلِم کو تَرجمۂ قرآن یا ایسے رَسائل دینے کی جن میں آیاتِ قرآنی ہوں تو اُسے یہ نہیں دے سکتے کیونکہ غیر مُسلِم ناپاک ہوتے ہیں جیسا کہ پارہ 10 سورۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 28 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا

فرمانِ عالیشان ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ﴾ تَرجَمۂ کنزُ الایمان: ”اے ایمان والو مشرک نِرے ناپاک ہیں۔“ اور ناپاکی کی حالت میں قرآن یا تَرجَمۂ قرآن کو چُھونا حرام ہے چنانچہ پارہ 27 سورۃُ الْواقعہ کی آیت نمبر 79 میں اِرشادِ ربُّ العباد ہے: ﴿ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ۝۷۹ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔

ہاں! اگر غیر مُسْلِم کے ہدایت قبول کرنے کی اُمید ہو تو پھر غُسل کے بعد اُسے قرآن یا ترجمۂ قرآن کنزُالایمان یا کنزُالایمان کا دِیگر زبانوں مثلاً اِنگلش، ڈچ، بنگلہ، ہندی، پشتو اور سندھی وغیرہ میں ہونے والا تَرجمہ یا ایسے رَسائل جن میں آیاتِ قرآنی ہوں دینے میں حَرَج نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: غیر مُسْلِم مُصْحَف (یعنی قرآنِ پاک) کو نہیں چھو سکتا، ہاں اگر غُسل کرکے پھر چھوئے تو حَرَج نہیں۔[1] ترجمۂ کنزالایمان کے ساتھ ساتھ اگر اس کے تفسیری حاشیے ”خزائنُ العرفان“ کا بھی مُطالَعہ کیا جائے تو یہ زیادہ مُفید ہے۔[2]

اِصطلاحات کے تنظیمی فوائد

سُوال: دعوتِ اسلامی میں بولی جانے والی اِصطلاحات کے تنظیمی فَوائد کیا ہیں؟

مـــــــــدینه

1 ...... فتاوی ھندیه، ۵/۳۲۳ دار الفکر بیروت

2 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر ”صِراط الجنان فی تفسیر القراٰن“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: ہر اِدارے اور تنظیم کی اپنی اپنی اِصطلاحات ہوتی ہیں۔ جب کوئی اپنی گفتگو میں ان اِصطلاحات کو اِستعمال کرتا ہے تو اس سے اَندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ فُلاں اِدارے سے وابَستہ ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قرآن و سنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی بھی مخصوص اِصطلاحات ہیں، جب کوئی ان اِصطلاحات کو اِستعمال کرتا ہے تو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہے تو اس سے دعوتِ اسلامی کی تَشْہیر اور آپس میں ایک دوسرے کی پہچان ہوتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہیے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی اِصطلاحات کو یاد رکھے اور اپنی روز مَرَّہ کی گفتگو میں انہیں اِستعمال کرے تاکہ اس سے دعوتِ اسلامی کا اچھی طرح تعارُف اور آپس میں ایک دوسرے کی پہچان ہو۔(1)

مدینہ کو یَثْرِب کہنا کیسا؟

سُوال: مدینۂ منورہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا کو یَثْرِبْ کہنا کیسا ہے؟ نیز ایسے اَشعار جن میں مدینۂ منورہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا کو یَثْرِبْ کہا گیا ہے، انہیں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

---

(1) ...... دعوتِ اسلامی کی تنظیمی اِصطلاحات اور مدنی ماحول میں رائج دِیگر اَلفاظ کی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے "بارہ مدنی کام" کے صفحہ 64 تا 67 کا مُطالَعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کو یَثْرِبْ کہنا ناجائز و گناہ ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دِین ومِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: مدینۂ طیبہ کو یَثْرِبْ کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گناہ گار (ہے)۔ [1] لہٰذا ایسے اَشعار جن میں یہ لفظ آئے انہیں پڑھنا جائز نہیں۔ ”قرآنِ عظیم میں کہ لفظ یَثْرِبْ آیا وہ ربُّ العِزت جَلَّ وَعَلَا نے منافقین کا قول نقل فرمایا ہے: ﴿وَ اِذۡ قَالَتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡہُمۡ یٰۤاَہۡلَ یَثۡرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمۡ﴾ (پ۲۱، الاحزاب:۱۳) ترجمۂ کنزُ الایمان: ”اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا: اے مدینہ والو! یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔“ یَثْرِبْ کا لفظ فَساد و مَلامت سے خبر دیتا ہے۔ وہ ناپاک اسی طرف اِشارہ کرکے یَثْرِبْ کہتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رَد کے لئے مدینۂ طیبہ کا نام ”طابہ“ رکھا۔“ [2]

مدینۂ منوَّرہ کو یَثْرِبْ کہنے کی ممانعت

اَحادیثِ مُبارَکہ میں مدینۂ منوَّرہ کو یَثْرِبْ کہنے کی سخت مُمانعت آئی ہے چنانچہ سردارِ مکۂ مکرمہ، تاجدارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو مدینہ کو یَثْرِبْ کہے تو اِسْتِغْفار کرے۔ مدینہ طابہ (پاک وصاف خوشبودار جگہ) ہے،

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۱۶
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۱۷

مدینہ طابہ ہے۔[1] اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: (حدیثِ پاک میں مدینۂ طیبہ کو یَثْرِبْ کہنے پر) اِسْتِغْفار کرنے کے حکم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدینۂ طیبہ کا یَثْرِبْ نام رکھنا حرام ہے کہ یَثْرِبْ کہنے سے اِسْتِغْفار کا حکم فرمایا اور اِسْتِغْفار گناہ ہی سے ہوتا ہے۔[2]

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: **بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔**[3] اس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں مدینہ کا نام "طابہ" رکھا ہے یا اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم فرمایا کہ وہ مدینۂ پاک کا نام طابہ رکھیں تاکہ یَثْرِبْ نام رکھنے والے منافقین کا رَد کرتے ہوئے نازیبا (یعنی نامناسب) نام کی طرف رُجُوع کرنے پر ان کی سَرزَنِش (یعنی ملامت) کی طرف اِشارہ ہو جائے۔[4] اِسی میں اِمام شرفُ الدِّین نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے حوالے سے ہے: حضرتِ سیِّدُنا

---

1 ...... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل المدینة...الخ، الجزء:۱۲، ۶/۱۰۷، حدیث:۳۴۸۳۶ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... فیض القدیر، حرف المیم، ۶/۲۰۱، تحت الحدیث: ۸۷۶۰

3 ...... مشکاةُ المصابیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینة...الخ، الفصل الاول، ۱/۵۰۹، حدیث: ۲۷۳۸ دار الکتب العلمیة بیروت

4 ...... مرقاةُ المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینة...الخ، ۵/۶۲۲، تحت الحدیث: ۲۷۳۸ دار الفکر بیروت

عیسیٰ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے حِکایت نقل کی گئی کہ جس کسی نے مدینۂ طیبہ کا نام یَثْرِبْ رکھا یعنی اس نام سے پکارا تو وہ گناہ گار ہو گا۔ جہاں تک قرآنِ مجید میں یَثْرِبْ کے نام کے ذِکر کا تعلُّق ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ منافقین کے قول کی حِکایت ہے کہ جن کے دِلوں میں بیماری ہے۔(1)

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: لوحِ محفوظ میں مدینۂ منوَّرہ کا نام طابہ یا طیبہ ہے یاربّ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ اس کا نام طابہ رکھیں، اس کے معنیٰ ہے پاک و صاف اور خوشبودار جگہ۔ اسے ربّ تعالیٰ نے کفر و شرک سے پاک کیا، یہاں کے باشِندوں کو بَدْ خُلقی وغیرہ سے صاف فرمایا جیسا کہ آج بھی مُشاہدہ ہے کہ مدینۂ منوَّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کے (اصل) باشندے اَخلاق و عادات اور نرمیٔ طبیعت میں بہت اعلیٰ ہیں۔ نیز زمینِ مدینہ بلکہ دَر و دیوار میں ایک خاص مہک ہے وہاں کے خَس و خاشاک (کوڑا کرکٹ) اگرچہ گلی کوچوں میں جمع ہیں مگر بدبو نہیں دیتے، وہاں کی مٹی میں قدرتی خوشبو ہے مگر محسوس اُسے ہو جس کے دِماغ میں کفر و نِفاق کا نَزلہ زُکام نہ ہو۔(2)

---

1. ...... مرقاۃُ المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ...الخ، ۵/۶۲۲، تحت الحدیث: ۲۷۳۷
2. ...... مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۱۶ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے

اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: وہ اسے یَثْرِبْ کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔(1) مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق محدِّثِ دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نبیِّ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا نام "مدینہ" رکھا۔ اس کی وجہ وہاں لوگوں کا رہنا سہنا اور جمع ہونا اور اس سے اُنس و مَحبت رکھنا ہے اور آپ نے اسے یَثْرِبْ کہنے سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کا نام ہے یا اس لئے کہ یہ "ثَرْبٌ" سے بنا ہے جس کا معنٰی ہلاکت اور فساد ہے اور "تَثْرِیْب" بمعنٰی سَرزَنِش اور مَلامَت ہے یا اس وجہ سے کہ "یَثْرِبْ" کسی بُت یا کسی جابِر و سَرکش بندے کا نام تھا۔" امام بخاری (عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی) اپنی تاریخ میں ایک حدیث لائے ہیں کہ "جو کوئی ایک مرتبہ (مدینے کو) یَثْرِبْ کہہ دے تو اسے دَس مرتبہ "مدینہ" کہنا چاہیے تاکہ اس کی تَلافی اور تَدارُک ہو جائے۔" ایک دوسری روایت میں ہے کہ "یَثْرِبْ کہنے والا اللہ تعالٰی سے اِسْتِغْفار کرے اور مُعافی مانگے۔" اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس نام سے پکارنے والے کو سزا دینی چاہیے۔" (مزید فرماتے ہیں:) حیرت کی بات ہے

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب فضل المدینة...الخ، ۱/۶۱۷، حدیث: ۱۸۷۱ دار الکتب العلمیة بیروت

کہ بعض بڑے لوگوں کی زبان سے اَشعار میں لفظ ''یَثْرِبْ'' صادِر ہوا ہے۔[1]

بعض اَکابِر کے کلام میں یَثْرِب کی وجہ

سُوال: یثرب کہنے کی اتنی مُمانعت کے باوجود بعض اکابر کے کلام میں جو یَثْرِب کا ذِکر ملتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جن اکابر کے کلام میں یہ لفظ واقع ہوا ہے ان کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس حکمِ شَرعی پر مُطَّلع نہ ہو سکے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 118 پر اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت اِرشاد فرماتے ہیں: بعض اَشعارِ اکابر میں کہ یہ لفظ واقع ہوا، اُن کی طرف سے عُذر یہی ہے کہ اُس وقت اس حدیث و حکم پر اِطّلاع نہ پائی تھی جو مُطَّلع ہو کر کہے اس کے لئے عُذر نہیں معہٰذا شرعِ مطہر (یعنی شریعتِ مطہرہ) شِعر و غیرِ شِعر سب پر حُجَّت (دَلیل) ہے، شِعر شَرع (یعنی شریعت) پر حُجَّت (دَلیل) نہیں ہو سکتا۔[2]

اَمردوں پر اِنفرادی کوشش

سُوال: اَمردوں پر اِنفرادی کوشش کرنا کیسا ہے؟

جواب: اِنفرادی کوشش کے ذَریعے کسی کو نیک بنانا اور بدمذہبوں کی صحبت سے بچانا یقیناً اپنی اور اس کی بھلائی چاہنا ہے۔ اگر آپ کو واقعی اِنفرادی کوشش کے

مدینہ

1 ...... اَشِعةُ اللَّمعات، کتاب المناسک، باب حرم المدینة...الخ، الفصل الاول، ۲/۴۱۷ کوئٹہ

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۱۸

ذَریعے کسی کو نیک بنانے، گناہوں سے بچانے اور بُری صحبت سے چھٹکارا دِلانے کا شوق ہے تو پہلے غیر اَمردوں پر تَوَجُّہ دیں۔ جب اس میں کامیابی مل جائے تو پھر اَمردوں کے بارے میں سوچیں۔ دوسروں کو چھوڑ کر صرف اَمردوں ہی کی فِکر میں لگے رہنا اور انہی پر اِنفرادی کوشش کرتے رہنا یہ نفس و شیطان کا دھوکا ہے اس سے بچنا ضَروری ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کے چُنگل میں پھنس کر، اَمرد پسندی کا شِکار ہو کر اَمردوں کی اِصلاح کرنے اور ان کا اِیمان بچانے کے بجائے اپنے اِیمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اِس ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحظہ کیجیے اور عِبرت کے مدنی پھول چنیے چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن احمد مُؤَذِّن رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: ”یااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دُنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔“ میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے عِلاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے دو بھائی تھے، بڑا بھائی چالیس سال تک مسجِد میں بِلا مُعاوَضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے قرآنِ پاک مانگا، ہم نے اُسے دیا تاکہ اس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اِعتقادات و اَحکامات سے

بیزاری ظاہِر کرتا اور نَصرانی (عیسائی) مذہب اِختیار کرتا ہوں۔ پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ اذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخِری وَقت نَصرانی ہونے کا اِعتِراف کیا اور مر گیا۔ میں اس لیے اپنے خاتِمے کے بارے میں بے حد فِکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بِالْخیر کی دُعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن احمد مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے اِسْتِفْسار فرمایا کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا: وہ غیر عورَتوں میں دِلچسپی لیتے تھے اور اَمردوں (یعنی بے ریش لڑکوں) کو (شہوت سے) دیکھتے تھے۔[1]

اَمردوں سے میل جول بڑھانے کی اِجازت نہیں

یاد رکھیے! اِنفرادی کوشش کے بہانے اَمردوں سے میل جول بڑھانے کی بالکل اِجازت نہیں ہے۔ اَمرد صِرف بے ریش ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پورے چہرے پر داڑھی نہیں آتی بلکہ رُخسار خالی ہوتے ہیں تو وہ بھی پچیس سال یا اس سے بھی زائد عمر تک اَمرد رہتے ہیں۔ اس لیے ہر ایک کو اپنی حالت پر غور کر لینا چاہیے کہ اَمرد میں کچھ کشش محسوس ہو رہی ہے یا نہیں؟ "ہاں" کی صورت میں اُسے دیکھنے اور چھونے سے بچنا

مدینہ

1 ...... الروضُ الفائق، ص ۱۴ دار احیاء التراث العربی بیروت

واجِب ہے کیونکہ اس کی مُمانعت کی عِلّت (Reason) شہوت ہے لہٰذا جسے دیکھ کر شہوت آتی ہو اور لذَّت کے ساتھ بار بار اس کی طرف نظر اُٹھتی ہو چاہے وہ بُڈّھا ہی کیوں نہ ہو اُسے قصداً دیکھنا حرام ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اگر کسی کے دل میں حسین چہرے، مُنَقَّش کپڑے اور سونے سے آراستہ چھت کو دیکھنے سے چھونے کی رغبت پیدا ہو تو اب ان چیزوں کی طرف بھی شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ یہ وہ بات ہے جس سے غفلت کے باعث لوگ ہلاکتوں میں پڑ جاتے ہیں اور انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا۔[1] اَمردوں پر بھی اِنفرادی کوشش ہونی چاہیے مگر اس کے لیے انہیں، ان جیسے اَمردوں ہی کے حوالے کرنے اور خود کو حتَّی الْاِمکان بچانے میں ہی عافیت ہے کہ شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

آنکھوں میں قیامت میں نہ کہیں بھر جائے آگ
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ

بُزرگانِ دِین کی اِحتیاط و تقویٰ

سُوال: اَمردوں سے اپنے آپ کو بچانے کے حوالے سے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کا

---

[1] ...... احیاءُ العلوم، کتاب کسر الشھوتین، بیان ما علی المرید...الخ، ۳/۱۲۷ ماخوذاً دار صادر بیروت

کیا اَنداز ہوا کرتا تھا؟

جواب: ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین عِلم و عمل اور تقویٰ و پرہیزگاری کا پیکر ہونے کے باوجود اِس مُعاملے میں نہایت ہی مُحتاط رہتے تھے چنانچہ اِس ضِمن میں کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، اِمامُ الْاَئِمَّہ، سِراجُ الْاُمَّہ حضرتِ سیِّدُنا اِمامِ اعظم اَبُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِحتیاط اور کمالِ تقویٰ مُلاحظہ کیجیے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد جب بارگاہِ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم میں پڑھنے کے لیے حاضر ہوئے تو اَمرد حسین تھے۔ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم متقی و پرہیزگار ہونے کے باوجود نظر کی خِیانت کے خوف سے اُنہیں اپنے سامنے بٹھانے کے بجائے پُشت یا سُتُون کے پیچھے بٹھا کر دَرس دیا کرتے تھے۔[1]

(**شیخِ طریقت**، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اَمرد کو نہ تو تحفہ دیا جائے اور نہ ہی اس سے کوئی چیز لی جائے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور اَمرد کے ساتھ رَوابِط بڑھانا خطرے سے خالی نہیں۔ ایک بار مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہوتے وقت میری چادر کہیں کھو گئی تو ایک اَمرد نے بڑی عقیدت سے اپنی چادر پیش کی۔ میں نے اس نیت سے اس سے چادر نہ لی کہ اگر میں اس کی چادر لے

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۰۳ دار المعرفۃ بیروت

جاؤں گا تو یہ سارے سفر میں مجھے یاد آتا رہے گا اور اس کا یاد آنا مُناسِب نہیں ہے۔ اَمرد کی چادر، اس کی تحریر، اس کا رُومال بلکہ کوئی بھی نشانی نہ لی جائے کہ اس کی نشانی اس کی یاد کا سبب بنے گی اور اس کی یاد آدمی کی آخرت داؤ پر لگا سکتی ہے مگر خیال رہے کہ انہیں ڈانٹا نہ جائے اور نہ ہی ان کی دِل آزاری کی جائے کیونکہ بِلاعُذرِ شَرعی کسی مسلمان کی دِل آزاری گناہِ کبیرہ ہے اس میں ان بے چاروں کا کوئی قُصُور بھی نہیں۔

کیا مدنی مُنّے مدنی کام کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا مدنی مُنّے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں مدنی مُنّے بھی دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کر سکتے ہیں اور انہیں مدنی کاموں کا جَذبہ بھی ہوتا ہے لٰہذا انہیں مدنی کام کرنے کی اِجازت ہے مگر بڑوں سے مُحتاط رہیں۔ اگر کوئی بڑا انہیں زیادہ لِفٹ دے، بار بار تَحائف پیش کرے تو سمجھ جائیں کہ یہ خطرے کی گھنٹی ہے اس سے دُور رہیں اگرچہ وہ علاقے کا ذِمَّہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

مدنی مُنّوں کو چاہیے کہ اپنے اندر کَشِش (Attraction) پیدا نہ کریں۔ عمامہ شریف بھی سادہ باندھیں، زُلفیں آدھے کان سے زیادہ نہ رکھیں، ضَرورتاً سادہ عینک اِستعمال کریں، جاذِبِ نظر (پُرکَشِش) فَریم سے بچیں، بڑوں کے

ساتھ زیادہ مِلَنْسار نہ بنیں، ان کے پیچھے پیچھے بھی نہ بھاگیں اور نہ ہی ان کے گھروں پر جائیں جب تک کم از کم ایک مٹھی داڑھی نہ آجائے ان اِحتیاطوں کو مَلْحُوظِ خاطِر رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدْقے ہم سب کو نفس و شیطان کے مکر و فریب سے بچنے اور اپنی نگاہوں بلکہ جسم کے ہر ہر عضو کا قُفْلِ مدینہ لگانے اور اس پر اِسْتِقامت پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم [1]

حاسِد کے لیے پانچ سزائیں:

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ اَبُو اللَّیث سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حاسِد کا حسد مَحْسُود (جس سے حسد کیا جائے اس) تک پہنچے اس سے پہلے اُسے (یعنی حاسِد کو) پانچ سزائیں ملتی ہیں: (۱) نہ ختم ہونے والا غم (۲) ایسی مصیبت جس پر اَجر نہ ملے (۳) ایسی مذمت جس پر تعریف نہ ہو (۴) ربّ تعالیٰ کی ناراضی اور (۵) توفیق سے محرومی۔

(اَلْمُسْتَطْرَف فِیْ کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف، ۱/۳۶۴ دار الفکر بیروت)

---

[1] مزید معلومات کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "قومِ لوط کی تباہ کاریاں" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	حکمتِ عملی کی بَرَکت سے مالا مال دِلچسپ حکایت	14
نظر کی کمزوری کے اَسباب مَع عِلاج	2	غیر مُسلِم کو تَرجَمۂ قرآن دینا کیسا؟	16
مُطالَعہ کرنے کا غَلَط اَنداز	3	اِصطلاحات کے تنظیمی فَوائد	17
کم یا ضَرورت سے زیادہ تیز روشنی میں مُطالَعہ کرنا	4	مدینہ کو یَثرِب کہنا کیسا؟	18
گرد و غُبار اور گاڑیوں کے دُھوئیں کے مُضِر اَثرات	5	مدینۂ منوَّرہ کو یَثرِب کہنے کی مُمانعت	19
اپنی آنکھوں کا غَلَط اِستعمال	5	بعض اکابر کے کلام میں یَثرِب کی وجہ	23
نظر کمزور ہونے کا ظاہِری سبب عُمر کی زیادتی	6	اَمردوں پر اِنفرادی کوشش	23
نظر کی کمزوری کے رُوحانی عِلاج	6	اَمردوں سے میل جول بڑھانے کی اِجازت نہیں	25
نظر کی کمزوری کے طِبّی عِلاج	9	بُزرگانِ دِین کی اِحتیاط و تقویٰ	26
فنائے مسجد میں مانگنے والے کو دینا کیسا؟	10	کیا مدنی مُنّے مدنی کام کرسکتے ہیں؟	28
اِمام صاحب اور کمیٹی کے ساتھ رَوَیّہ	12	❀❀❀	❀

اللہ
رجب شریف مبارک ہو!
المدینہ
مدنی پھول
البقیع
"رجب" عبادت کا بیج بونے، "شعبان" آنسوؤں سے آبیاری کرنے اور "رمضان" فصل کاٹنے کا مہینا ہے۔
محمد الیاس قادری
المدینہ
المکہ
البقیع
صلوا علی الحبیب!
الموت
www.dawateislami.net

المدینہ اللہ البقیع

جب سوکر اُٹھیں تو سیدھی کروٹ کی طرف سے اُٹھیں، خُصوصاً چِت ہو کر اُٹھنے سے کمر یا بدن کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!

محمد الیاس عطار قادری رضوی
المدینہ
العلمیہ
قادریہ

الموت